

1999 صحافیوں اور صحافتی اداروں کیلئے کڑے امتحان کا سال تھا

پاکستان میں صحافیوں اور اخبارات کو مسلسل دباؤ اور تشدد کا سامنا رہا، اقبال یوسفی

سی آر مشی، پرویز شوکت، فوزیہ شاہد اور دیگر کو دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا

لاہور (پ ر) 20 ویں صدی کا آخری سال 1999ء پاکستان میں شعبہ صحافت کیلئے انتہائی سخت اور کڑے امتحان کا سال تھا۔ آزاد صحافیوں کی تنظیم فری لانس جرنلس ایسوسی ایشن کے صدر اقبال یوسفی نے ایک بیان میں یہ بات کہی۔ انھوں نے بتایا کہ ایسوسی ایشن کو مختلف عالمی اداروں، اقوام متحدہ اور حقوق انسانی کی عالمی تنظیموں کی جانب سے جو اعداد و شمار اور تھاق موصول ہوئے ہیں ان کے مطابق پاکستان میں صحافیوں اور اخبارات کو سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے مسلسل دباؤ اور تشدد کا سامنا رہا۔ تشدد کے ان واقعات کے دوران ٹھٹھہ کے ایک صحافی کی موت بھی واقع ہوئی جس پر مبینہ طور پر پولیس نے تشدد کیا اس کے علاوہ درجنوں صحافیوں کو گرفتار کیا گیا، بعض کو سنگین حالات کی دھمکیاں ملیں اور بعض کو مارا پیٹا گیا۔ فری لانس جرنلس ایسوسی ایشن کے صدر اقبال یوسفی نے مختلف عالمی اداروں اور حقوق انسانی کی تنظیموں کی جانب سے موصول ہونے والی رپورٹیں جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ 1999ء کے دسمبر کا دوسرا حصہ سال کا بدترین وقت تھا، 3 بڑے اخبارات پر مقدمے بنائے گئے، ایک ترک نیوز ایجنسی کے دفتر پر حملہ کیا گیا، 2 صحافیوں کو ابتدائی طور پر اغوا کیا گیا اور بعد میں چھوڑ دیا گیا، حکومت کیخلاف احتجاج کرنے والے صحافیوں پر تشدد کیا گیا اور نو گروگرافروں کے کیمرے توڑ دیے گئے۔ نواز حکومت نے صحافیوں کیخلاف انتقامی کارروائیوں کے دوران جن سینئر صحافیوں کو گرفتار کیا ان میں فریئر پوسٹ کے چیف ایڈیٹر رحمت شاہ آفریدی، صحافی ندیم ملک، اسلام آباد میں ڈان کے ہیور چیف ایم ضیاء الدین اور امریکہ میں پاکستان کی موجودہ سفیر ملیہ لودھی شامل ہیں۔ ان تمام صحافیوں کا قصور صرف بچ بولنا اور بچ کی حمایت کرنا تھا۔ لاہور کے ایک صحافی محمود احمد خان جنہوں نے نواز فیملی پر کرپشن کے سلسلے میں بی بی سی کیلئے فلم بنائی تھی کو سرکاری ایجنسیوں کے ذریعے اغوا کر لیا گیا۔ فریئر نے ناٹنر کے ایڈیٹر جیم سیٹی کو بغیر عدالتی وارنٹ کے ایک دفاتی ایجنسی نے گھر سے اٹھالیا اور ان پر بھارت میں پاکستان کیخلاف تقریر کرنے کا الزام لگایا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ایک کالم نگار اور سیاستدان کو بھی ایجنسیوں نے اغوا کیا، کیونکہ انہوں نے بی بی سی کی فلم میں شریف فیملی کی بدعنوانیوں کو بے نقاب کیا تھا۔ سینئر صحافی زاهد ملک، ملیہ لودھی اور غازی صلاح الدین کو بھی نئی دہلی میں جیم سیٹی کے ساتھ ایک سینار میں شرکت کی بنا پر گرفتار کیا گیا

آرائی ہو ہے نے صحافیوں پر تشدد کے ان واقعات کیخلاف بھرپور احتجاج کیا، انہوں نے راولپنڈی، اسلام آباد لاہور اور کراچی میں احتجاجی مظاہرے کئے۔ آرائی ہو ہے کے سرگرم رہنماؤں سی آر مشی، پرویز شوکت، فوزیہ شاہد اور دیگر کو ان حالات میں شدید مشکلات اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کراچی یونین آف جرنلس نے تمام ایسے پولیس افسران جنہوں نے صحافیوں کیخلاف غیر قانونی کارروائیوں میں حصہ لیا سے استعفیے لینے کا مطالبہ کیا۔ نیویارک میں بین الاقوامی شہرت یافتہ کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلس (سی پی جے) نے اپنی ایک رپورٹ میں نواز حکومت کی طرف سے پاکستان میں شعبہ صحافت کیخلاف ناروا سلوک کا ذکر کیا ہے۔ اس رپورٹ میں نیوز لائن، ہیرالڈ، ڈان، مشرق اور بی بی سی کے رپورٹر اور ایس بختیار پر حملے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 3 صحافیوں دی نیشن کے غلام فاروق، ”آج“ کے سلیم خان اور ”شمال“ کے غفور خان عادل کو سوات پولیس کی بدعنوانیوں کو بے نقاب کرنے پر گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے ان صحافیوں کے مقامی دفاتر کو بند کر دیا اور دیگر صحافیوں کو گرفتار کرنے کیلئے چھاپے مارے جس میں مشرق اور ڈان کے علی حضرت باچہ، جمعہ رحمن افغان ایڈیٹر (شمال) اور ڈی جی جہاد کے حضرت بلال شامل ہیں۔ اوصاف اسلام آباد کے ایڈیٹر حامد میر پر بھی مقدمہ بنایا گیا۔ ان سب صحافیوں کا قصور صرف اور صرف پولیس اور انتظامیہ کی بدعنوانیوں کو بے نقاب کرنا تھا۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ پولیس نے لاہور پولیس کلب پر بھی حملہ کیا اور اس کے سیکریٹری اور دیگر صحافیوں کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کیا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 1999ء کے دوران حالت جنگ میں رہنے والے ممالک میں فرائض انجام دینے والے 91 صحافی اور میڈیا ورکرز ہلاک ہوئے۔ بلغراد میں واقع میڈیا بلڈنگ پر میٹو کے جنگی طیاروں کی بمباری سے 41 میڈیا ورکرز ہلاک ہوئے۔ سیرالیون میں تاریخ کی سب سے بڑی خانہ جنگی کے دوران 11 مقامی صحافی ہلاک ہوئے، انڈونیشیا میں مشرقی تیمور میں 3 صحافی ہلاک کئے گئے، کولمبیا میں خانہ جنگی کے دوران 6 صحافی ہلاک ہوئے، جبکہ الجوزائر میں منتخب حکومت کی جگہ دوسری حکومت مسلط کرنے کی کوشش کے دوران خانہ جنگی میں 150 صحافی ہلاک کئے گئے اور بقیہ صحافیوں کی جان بچانے کیلئے انھیں عالمی اداروں کی مدد سے بیجیم میں پناہ دلوائی گئی۔

1999ء صحافیوں اور صحافتی اداروں کیلئے کڑے امتحان کا سال تھا

پاکستان میں صحافیوں اور اخبارات کو مسلسل دباؤ اور تشدد کا سامنا رہا ، اقبال یوسفی

سی آر شمسی، پرویز شوکت، فوزیہ شاہد اور دیگر کو دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا

لاہور (پ ر) 20 ویں صدی کا آخری سال 1999 ، پاکستان میں شعبہ صحافت کیلئے انتہائی سخت اور کڑے امتحان کا سال تھا۔ آزاد صحافیوں کی تنظیم فری لانس جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے صدر اقبال یوسفی نے ایک بیان میں یہ بات کہی۔ انہوں نے بتایا کہ ایسوسی ایشن کو مختلف عالمی اداروں، اقوام متحدہ اور حقوق انسانی کی عالمی تنظیموں کی جانب سے جو اعداد و شمار اور حقائق موصول ہوئے ہیں ان کے مطابق پاکستان میں صحافیوں اور اخبارات کو سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے مسلسل دباؤ اور تشدد کا سامنا رہا۔ تشدد کے ان واقعات کے دوران ٹھٹھہ کے ایک صحافی کی موت بھی واقع ہوئی جس پر مبینہ طور پر پولیس نے تشدد کیا اس کے علاوہ درجنوں صحافیوں کو گرفتار کیا گیا، بعض کو سنگین حالات کی دھمکیاں ملیں اور بعض کو مارا پیٹا گیا۔ فری لانس جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے صدر اقبال یوسفی نے مختلف عالمی اداروں اور حقوق انسانی کی تنظیموں کی جانب سے موصول ہونے والی رپورٹیں جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ 1999ء کے دسمبر کا دوسرا حصہ سال کا بدترین وقت تھا ، 3 بڑے اخبارات پر مقدمے بنائے گئے ، ایک ترک نیوز ایجنسی کے دفتر پر حملہ کیا گیا، 2 صحافیوں کو ابتدائی طور پر اغوا کیا گیا اور بعد میں چھوڑ دیا گیا، حکومت کیخلاف احتجاج کرنے والے صحافیوں پر تشدد کیا گیا اور فوٹوگرافروں کے کیمرے توڑ دیئے گئے۔ نواز حکومت نے صحافیوں کیخلاف انتقامی کارروائیوں کے دوران جن سینئر صحافیوں کو گرفتار کیا ان میں فرنٹر پوسٹ کے چیف ایڈیٹر رحمت شاہ آفریدی، صحافی ندیم ملک، اسلام آباد میں ڈان کے بیورو چیف ایم ضیاء الدین اور امریکہ میں پاکستان کی موجودہ سفیر ملیحہ لودھی شامل ہیں۔ ان تمام صحافیوں کا قصور صرف سچ بولنا اور سچ کی حمایت کرنا تھا۔ لاہور کے ایک صحافی محمود احمد خان جنہوں نے نواز فیملی پر کرپشن کے سلسلے میں بی بی سی کیلئے فلم بنائی تھی کوسرکاری ایجنسیوں کے ذریعے اغوا کرایا گیا۔ فرائیڈے ٹائمز کے ایڈیٹر نجم سیٹھی کو بغیر عدالتی وارنٹ کے ایک وفاقی ایجنسی نے گھر سے اٹھا لیا اور ان پر بھارت میں پاکستان کیخلاف تقریر کرنے کا الزام لگایا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ایک کالم نگار اور سیاستدان کو بھی ایجنسیوں نے اغوا کیا، کیونکہ انہوں نے بی بی سی کی فلم میں شریف فیملی کی بدعنوانیوں کو بے نقاب کیا تھا۔

سینئر صحافیوں زاہد ملک ، ملیحہ لودھی اور غازی صلاح الدین کو بھی نئی دہلی میں نجم سیٹھی کے ساتھ ایک سیمنار میں شرکت کی بنا پر گرفتار کیا گیا۔ آر آئی یو جے نے صحافیوں پر تشدد کے ان واقعات کیخلاف بھرپور احتجاج کیا، انہوں نے راولپنڈی، اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں احتجاجی مظاہرے کئے ۔ آر آئی یو جے کے سرگرم رہنماؤں سی آر شمسی، پرویز شوکت، فوزیہ شاہد اور دیگر کو ان حالات میں شدید مشکلات اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کراچی یونین آف جرنلسٹس نے تمام ایسے پولیس افسران جنہوں نے صحافیوں کیخلاف غیر قانونی کارروائیوں میں حصہ لیا سے استعفیٰ لینے کا مطالبہ کیا۔ نیو یارک میں بین الاقوامی شہرت یافتہ کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس (سی پی جے) نے اپنی ایک رپورٹ میں نواز حکومت کی طرف سے پاکستان میں شعبہ صحافت کیخلاف ناروا سلوک کا ذکر کیا ہے۔ اس رپورٹ میں نیوز لائن، پیرالڈ، ڈان، مشرق اور بی بی سی کے رپورٹر ادریس بختیار پر حملے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 3 صحافیوں دی نیشن کے غلام فاروق، "آج" کے سلیم خان اور "شمال" کے غفور خان عادل کو سوات پولیس کی بدعنوانیوں کو بے نقاب کرنے پر گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے ان صحافیوں کے مقامی دفاتر کو بند کر دیا اور دیگر صحافیوں کو گرفتار کرنے کیلئے چھا پے مارے جس میں مشرق اور ڈان کے علی حضرت باچہ، جمعہ رحمن افغان، ایڈیٹر (شمال) اور ڈیلی جہاد کے حضرت بلال شامل ہیں ۔ اوصاف اسلام آباد کے ایڈیٹر حامد میر پر بھی مقدمہ بنایا گیا۔ ان سب صحافیوں کا قصور صرف اور صرف پولیس اور انتظامیہ کی بدعنوانیوں کو بے نقاب کرنا تھا۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ پولیس نے لاہور پریس کلب پر بھی حملہ کیا اور اس کے سیکریٹری اور دیگر صحافیوں کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کیا گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 1999ء کے دوران حالت جنگ میں رہنے والے ممالک میں فرائض انجام دینے والے 91 صحافی اور میڈیا ورکرز ہلاک ہوئے۔ بلغراد میں واقع میڈیا بلڈنگ پر نیٹو کے جنگی طیاروں کی بمباری سے 41 میڈیا ورکرز ہلاک ہوئے۔ سیرالیون میں تاریخ کی سب سے بڑی خانہ جنگی کے دوران 11 مقامی صحافی ہلاک ہوئے ، انڈونیشیا میں مشرقی تیمور میں 3 صحافی ہلاک کئے گئے، کولمبیا میں خانہ جنگی کے دوران 6 صحافی ہلاک ہوئے ، جبکہ الجزائر میں منتخب حکومت کی جگہ دوسری حکومت مسلط کرنے کی کوشش کے دوران خانہ جنگی میں 150 صحافی ہلاک کئے گئے اور بقیہ صحافیوں کی جان بچانے کیلئے انہیں عالمی اداروں کی مدد سے بیلجیم میں پناہ دلوائی گئی۔

Lahore (PR) 1999, the last year of the 20th century, was the year of the most severe and severe test for the journalism department in Pakistan. President Pakistan Freelance Journalists Association (PFJA) Iqbal Yousafi said this in a statement. He said that according to the data and facts that the Association has received from various international institutions, the United Nations and international human rights organizations, journalists and newspapers in Pakistan have been subjected to pressure and violence by government agencies. During these incidents of violence, a journalist from Thatta also died who was allegedly tortured by the police, besides dozens of journalists were arrested, some were threatened with serious conditions and some were beaten. President Pakistan Freelance Journalists Association (PFJA) Iqbal Yousafi has released the reports received by various international institutions and human rights organizations and said that the second half of December 1999 was the worst time of the year. Trials were made on 3 major newspapers, a Turkish news agency office was attacked, 2 journalists were initially kidnapped and later released. Journalists protesting against the government were tortured and photographers' cameras were broken. Among the senior journalists who were arrested by the Nawaz government during the retaliatory actions against the journalists are Rehmat Shah Afridi, editor-in-chief of Frontier Post, journalist Nadeem Malik, M Ziauddin, the bureau chief of Dawn in Islamabad, and Maleeha Lodhi, the current ambassador of Pakistan to the United States. The fault of all these journalists was only to speak the truth and support the truth. Mehmood Ahmad Khan, a journalist from Lahore who made a Documentary for BBC on the Nawaz family in relation to corruption, was kidnapped by government agencies. Friday Times editor Najam Sethi was picked up from his home by a federal agency without a court warrant and accused of making anti-Pakistan speeches in India. According to the report, a columnist and politician was also abducted by the agencies, as he had exposed corruption of the Sharif family in a BBC film. Senior journalists Zahid Malik, Maleeha Lodhi and Ghazi Salahuddin were also arrested for attending a seminar with Najam Sethi in New Delhi. RIUJ strongly protested against these incidents of violence against journalists, they held protests in Rawalpindi, Islamabad, Lahore and Karachi. The army of RIUJ's top leaders Parvaiz Shaukat, Fauzia Shahid and others faced severe hardships and threats in these circumstances. The Karachi Union of Journalists demanded the resignation of all police officers who took part in illegal actions against journalists. In one of its reports, the internationally renowned

Committee to Protect Journalists (CPJ) in New York has mentioned the mistreatment of the journalism sector by the Nawaz government in Pakistan. The report also mentions the attack on Newsline, Herald, Dawn, Mashriq and BBC reporter Idrees Bakhtiar. According to the report, 3 journalists Ghulam Farooq of The Nation, Saleem Khan of Aaj and Ghafoor Khan Adil of Shumaal were arrested for exposing the corruption of Swat Police. The police closed the local offices of these journalists and conducted raids to arrest other journalists, including Ali Hazrat Bacha of Mashriq and "Dawn, Jumma Rehman Afghan Editor (Shumal) and Hazrat Bilal of Daily Jihad are included. A case was also made against the editor of Ausaf Islamabad, Hamid Mir. The fault of all these journalists was only to expose the corruptions of the police and the administration. The report further stated that the police also attacked the Lahore Press Club and its secretary and other journalists were badly treated. The report states that during 1999, 91 journalists and media workers were killed in war-torn countries. NATO warplanes bombed the media building in Belgrade, killing 41 media workers. In Sierra Leone, 11 local journalists were killed during the largest civil war in history, 3 journalists were blocked in East Timor in Indonesia, 6 journalists were killed during the civil war in Colombia, while in Algeria, an elected government was replaced by another government. During the attempt, 150 journalists were killed in the civil war and in order to save the lives of the remaining journalists, they were given refuge in the Belgium with the help of international organizations.